بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روئیداد مناظرہ ادری

موضوع

علم غیب

شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی

سے بھی بہت آدمی آگئے ہیں فساد ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا یہ سنکر داروغہ صاحب نے مناظرہ بند
کر دینا چاہا لیکن اہلسنت کی طرف سے جناب غلام رسول خاں صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ ہر ایک گاؤں
میں سے ایک مشہور سنی اپنے گاؤں کے سنیوں کی ذمہ داری لے اور ایک بڑا وہابی اپنے گاؤں کے وہابیوں
کا ذمہ دار بن جائے دیوبندیوں نے اسمیں بہت لیت ولعل کی مگر تجویز یہ معقول تھی داروغہ صاحب نے منظور
کر لی اور فریقین کیطرف سے لکھی گئی اور ہر ہر گاؤں کے ایک ایک مشہور سنی اور ایک ایک بڑے
دیوبندی سے دستخط لیے گئے اب وہابیوں نے ایک اور چال چلی کہ داروغہ صاحب سے کہا کہ دونوں
مناظروں سے اس مضمون پر دستخط لینے چاہییں کہ دوران مناظرہ میں کلمات بے تہذیبی کا استعمال نہ ہوگا
اسمیں فریب یہ تھا کہ اگر اہلسنت کیطرف سے کفریات دیوبندیہ پیش کیے جاتے تو فوراً دیو کے
بندے رونے لگتے اور فریاد کرتے کہ داروغہ صاحب ہم کو اور ہمارے اکابر کو کافر کہا جاتا
ہے کلمات ناشائستہ بکے جارہے ہیں لہٰذا یا تو مناظرہ بند ہوتا یا مبحث تکفیر پر بحث نہ ہوسکتی
چنانچہ جسوقت یہ تحریر دستخطی منظور سنبھلی جسمیں یہ مضمون لکھا تھا کہ میں بے تہذیبی نہ کرونگا
اور جسوقت پولیس حکم دیگی فوراً مناظرہ بند کردونگا حضرت شیر بیشۂ سنت کے سامنے دستخط
کے لیے پیش ہوئی آپنے اس پر یہ تحریر فرمادیا،

"کہ بعون القدیر و بعون حبیبہ البشیر النذیر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ المتورۃ والسلام
المنیر فقیر اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ فقیر کی طرف سے دوران مناظرہ میں
سوا مبحث تکفیر دیوبندیہ کے کسی قسم کے دل آزار کلمات استعمال نہ ہونگے
اور پولیس کے حکم پر مناظرہ بند کردیا جائیگا مبحث تکفیر دیوبندیہ تو یہ اہلسنت
اور وہابیوں کے درمیان زبردست اصولی اہم ترین اختلافی مسئلہ ہے اس
مسئلہ کو سمجھانے کے لیے جن تمثیلات و بیانات کی ضرورت ہوگی وہ مستثنیٰ
رہیں گے"

اس تحریر کو دیکھکر دیو کے بندے مبہوت و ششدر رہ گئے اور اپنی مکاری

کی ناکامی پر کف افسوس ملنے لگے اس کے بعد فریقین میدان مناظرہ میں پہنچے باوجودیکہ دعوت
مناظرہ دیوبندیوں نے سنیوں کو دی اور اونکے مہمان تھے مگر دیوبندیوں نے اپنی کمینگی کا اسطرح
مظاہرہ کیا کہ اپنے اسٹیج پر شامیانہ لگایا تھا قالین بچھایا تھا مگر اہلسنت کی نشستگاہ بالکل
دھوپ میں تھی اور فرش کا بھی انتظام نہ تھا تمام حاضرین یہ حرکت دیکھ کر دیو کے بندوں پر نفرت و
لعنت کرنے لگے لیکن حضرت شیر بیشۂ سنت نے بکشادہ پیشانی فرمایا کہ مولوی منظور صاحب ہم
آپکے مہمان ہیں آپ کی شرافت ہم نے دیکھ لی آپنے یہ سمجھا ہے کہ حشمت علی مسافر غریب الوطن
ہے اس کو اسطرح دھوپ میں بٹھا کر ذلیل کیا جائے لیکن آپ سمجھ لیجیے کہ میں اگر چاہوں تو پندرہ منٹ
میں شامیانہ اپنے لوازم کے ساتھ تیار ہوجائے لیکن دیر بہت ہوگئی ہے اسلیئے اسوقت اسی
طرح دھوپ ہی میں بیٹھوں گا اور سب سنیوں کو دھوپ ہی میں بٹھاؤں گا اور آپ کی شرافت
اور دیا داری سبکو دکھاؤں گا۔

پھر اسکے بعد منظور سنبھلی کی استدعا پر حسب ذیل تحریریں حضرت شیر بیشۂ سنت
نے دستخط فرماکر سنبھلی کے حوالے کیں،

نمبر ۱ علم حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ نسبت بھی نہیں
جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ساتھ ہے کیونکہ یہ دونوں متناہی ہیں
اور علم نبوی متناہی اور علم الٰہی غیر متناہی اگرچہ یہ متناہی بذات خود ایسا وسیع ہے کہ تمام ماکان
و مایکون کے تفصیلی معلومات کو محیط ہے یہ علم ماننا اس حد کی قطعیت کو نہیں پہنچا ہے کہ اس کا
انکار کفر ہو اگرچہ ایسی قطعیت اس مسئلہ میں ضرور ہے کہ اس کا منکر گمراہ ہوگا فقیر حشمت علی خان غفرلہ

نمبر ۲ ہمارا دعوےٰ یہ ہے کہ بوقت تکمیل نزول قرآن پاک تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیلی
محیط حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مکمل طور پر حاصل ہوگیا اس سے قبل کے لیے ہمارا
کوئی دعویٰ نہیں لہٰذا اس کے متعلق کسی دلیل کا طلب کرنا بھی فضول ہے

فقیر حشمت علی،